قرآنی بیان

شیطان اور سجدۂ آدم

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ آئمۂ مساجِد کے تحت مساجد کے لئے

26-January-2024

جمعۃ المبارک کا بیان

(For Islamic Brothers)

مدنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ اَئمّہ مساجِد کے تحت مساجِد کے لئے

26 جنوری، 2024ء کے جمعۃ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

شیطان اور سجدۂ آدم

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿.. توہینِ نبی کا وبال

✿.. شیطان کا دَرْدناک انجام

✿.. لمبی عمر کا راز

✿.. دِل پر مہر لگنے کا ایک سبب

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

Islamic Research Center

(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

For Feedback : +92 315 2692786

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَاحَبِیۡبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصۡحٰبِكَ یَانُوۡرَ اللّٰہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّت اعتکاف کی نِیّت کی)

درود شریف کی فضیلت

وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مَنۡ صَلّٰی عَلَیَّ بَلَغَتۡنِیۡ صَلَاتُہٗ، وَصَلَّیۡتُ عَلَیۡہِ، وَکُتِبَتۡ لَہٗ سِوٰی ذٰلِكَ عَشۡرُ حَسَنَاتٍ۔

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مجھ پر درود پڑھنے والے کا درود مجھ تک پہنچتا ہے اور میں اس کے لئے دُعا کرتا ہوں، اس کے عِلاوہ درود پڑھنے والے کے لئے 10 نیکیاں بھی لکھی جاتی ہیں۔[1]

ہے کرم ہی کرم کہ سنتے ہیں | آپ خوش ہو کے بار بار درود[2]

پیارے اسلامی بھائیو! درودِ پاک پڑھنے کے بہت سارے فضائل ہیں مگر اس فضیلت کی بات ہی نِرالی ہے، جو بندہ درود شریف پڑھتا ہے، رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے لئے دُعا فرماتے ہیں۔ واہ! سُبۡحٰنَ اللّٰہ! جانتے ہیں، اس دُعا کی برکات کیا ہیں؟ دُعائے مصطفےٰ کی بَرَکت سے نصیب چمک جاتے ہیں، آفتیں بلائیں ٹلتی ہیں، مشکلات حل ہوتی ہیں، بگڑی بنتی ہے، دُنیا و آخرت سنور جاتی ہیں، ہاں! ہاں! دُعائے مصطفےٰ ہی تو ہے، جس کی بَرَکت

---

1 ...معجم اوسط، جلد:1، صفحہ:446، حدیث:1642۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ:125۔

سے چاند 2 ٹکڑے ہو جاتا ہے، ڈوبا سُورج پلٹ آتا ہے، اس دُعا کی بَرَکت سے مُردے زندہ ہو جاتے ہیں، دِلوں کے اندھے ہدایت پا جاتے ہیں اور سُبْحٰنَ اللہ! دُعائے مصطفےٰ کی کیا شان ہے...!! ربِّ کریم فرماتا ہے:

وَ صَلِّ عَلَیْهِمْؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْؕ (پارہ:11، التوبۃ:103)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور (اے حبیب!) ان کے حق میں دُعائے خیر کرو بیشک تمہاری دُعا ان کے دِلوں کا چین ہے۔

جس جس کو دِل کا سکون چاہئے! جو جو اپنی بگڑی بنانا چاہتا ہے، دُنیا و آخرت کی بھلائیوں کا طلبگار ہے، بہت آسان کام کرنا ہے...!! درودِ پاک پڑھا کیجئے! ہم دُنیا کے کسی بھی کونے میں بیٹھ کر درودِ پاک پڑھیں، ہمارا درود بارگاہِ رسالت میں پہنچتا ہے اور حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: (جو مجھ پر درود پڑھتا ہے) صَلَّیْتُ عَلَیْهِ میں اس کے لئے دُعا کرتا ہوں۔

اس جوابِ سلام کے صدقے تا قیامت ہوں بے شمار سلام
میری بگڑی بنانے والے پر بھیج اے کردگار سلام
اس پناہِ گنہگاراں پر یہ سلام اور کروڑ بار سلام[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللہُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی (اللہ پاک جَلَّ شَانُہٗ فرماتا ہے):

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ٘ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ(۳۴) (پارہ:1، البقرۃ:34)

صَدَقَ اللہُ الْعَظِیْم وَ صَدَقَ رَسُوْلُهُ النَّبِیُّ الْكَرِیْم صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

1 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 170-171 بتقدم وتاخر۔

ترجمہ کنزُالعِرفان: اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافر ہو گیا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نے پارہ:1، سورۂ بقرہ کی آیت:34 سننے کی سعادت حاصِل کی، اس آیتِ کریمہ میں انسانوں کی ابتدا کے ایک اہم واقعہ کا ذِکر کیا گیا ہے، واقعہ بہت مشہور ہے: جب اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو پیدا فرمایا تو آپ کو عِلْمُ الْاَسْمَاء عطا فرمایا، پھر حکم ہوا: اے آدم! فرشتوں کو تمام چیزوں کے نام بتایئے! حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے تمام چیزوں کے نام بتا دیئے۔ جب فرشتوں کے سامنے حضرت آدم علیہ السَّلام کی علمی شان واضح ہو چکی تو اس کے بعد کیا ہوا؟

آیتِ کریمہ کی مختصر وضاحت

اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ اِذْ قُلْنَا | (پارہ:1، البقرۃ:34) | مَعرفۃُ القُرآن: اور جب ہم نے کہا۔

کس سے کہا؟

لِلْمَلٰٓىٕكَةِ | (پارہ:1، البقرۃ:34) | مَعرفۃُ القُرآن: فرشتوں سے

کیا کہا؟

اُسْجُدُوْا لِاٰدَمَ | (پارہ:1، البقرۃ:34) | ترجمہ کنزُالعِرفان: آدم کو سجدہ کرو۔

عُلَمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: یہ حکم تمام فرشتوں کو تھا اور شیطان جس کا اس وقت نام عَزَازِیل تھا، وہ بھی چونکہ بہت عبادت گزار، نیک، پرہیز گار تھا، اس نے اپنے

اندر فرشتوں والی صِفات پیدا کرلی تھیں، اس لئے یہ بھی فرشتوں کے ساتھ ہی رہتا تھا اور یہ حکم فرشتوں کے ساتھ ساتھ شیطان کو بھی دیا گیا تھا۔[1]

یہاں ایک اور بات ذِہن نشین رکھئے کہ سجدہ 2 طرح کا ہوتا ہے: (1): ایک ہے سجدۂ عِبَادت یعنی کسی کو عِبادت کے لائق سمجھ کر بطورِ عبادت سجدہ کرنا؛ یہ تو ہمیشہ سے ہمیشہ تک صِرف و صِرف اللہ پاک ہی کے ساتھ خاص ہے (کسی نبی عَلَیْہِ السَّلام کی شریعت میں غیرُ اللہ کے لئے سجدۂ عِبادت جائِز نہیں تھا بلکہ یہ ہر دور میں ہی شرک تھا اور اب بھی ہے) (2): دوسرا ہے سجدۂ تعظیمی یعنی کسی کو مخلوق اور اللہ پاک کا بندہ سمجھ کر صِرف تعظیم کے لئے سجدہ کرنا، (یہ پچھلی شریعتوں میں جائِز تھا) ہماری شریعت میں ناجائِز و حرام ہے۔[2] فرشتوں کو جو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا، یہ بھی سجدۂ تعظیمی ہی تھا یعنی یہ فرمایا گیا کہ اے فرشتو! چونکہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو خلیفہ بنایا گیا ہے اور یہ تم پر عِلْم میں فضیلت رکھتے ہیں، لہٰذا ان کی تعظیم کے لئے اور ان کی خِلافت کو تسلیم کرتے ہوئے، انہیں سجدہ کرو![3]

اَوَّل و آخر تعظیمِ نبی

پیارے اسلامی بھائیو! اس مقام پر مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بڑا ایمان افروز نکتہ بیان کیا ہے، آپ فرماتے ہیں: اس جہان میں انسان کی ابتدا تھی یعنی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام پہلے انسان اور پہلے نبی ہیں، فرشتوں سے آپ کی تعظیم کروائی گئی، یونہی جب اگلے جہان میں پہنچیں گے یعنی قیامت قائِم ہوگی تو اس جہان کی

1 ... حاشیۃ صاوی، پارہ:1، سورۃ البقرۃ، زیر آیت:34، جلد:1، جز:1، صفحہ:62 خلاصۃً۔
2 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:22، صفحہ:413۔
3 ... تفسیرِ روح البیان، پارہ:1، سورۃ البقرۃ، زیر آیت:34، جلد:1، صفحہ:106 خلاصۃً۔

ابتدا بھی تعظیمِ نبی سے ہو گی، تمام مخلوق میدانِ محشر کی گرمی سے تنگ آکر نبیوں کی خِدمت میں پہنچے گی اور کرتے کرتے سب مخلوق بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو کر شفاعت کا سوال کرے گی، یہ سب بھی تعظیمِ نبی کے لئے ہو گا، یہاں سے ہمیں یہ بات سیکھنے کو ملتی ہے کہ انسانی تاریخ کی ابتدا بھی تعظیمِ نبی سے ہے اور انتہا بھی تعظیمِ نبی سے ہے، اس سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ نبی کی تعظیم انتہائی اَہم فریضہ ہے اور جو اس تعظیم سے مُنہ پھیرتا ہے، وہ رحمت سے محروم، مردُود اور دُھتکارا ہوا ہو جاتا ہے۔(1)

باادب ہے بانصیب اے اَہلِ دِیں | بے اَدب سے بد نصیبی ہے قریں(نزدیک)(2)

خیر! اللہ پاک نے فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو کیا ہوا؟ ارشاد ہوتا ہے:

فَسَجَدُوْۤا (پارہ:1، البقرۃ:34) | معرفۃُ القرآن: تو انہوں نے سجدہ کیا۔

عُلَمائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم فرماتے ہیں: جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو پیدا کیا گیا تو آپ کی پیشانی مُبارِک میں ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مُبارِک نُور چمک رہا تھا، اسی نُور کے صدقے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو عِزّت بخشی گئی اور فرشتوں کو اسی نُور کی تعظیم کے لئے سجدہ کا حکم دیا گیا یعنی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام قبلہ تھے اور اَصل تعظیم نُورِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی مقصود تھی۔(3)

فرشتوں نے کیا آدم کو سجدہ | یہ تھی تعظیم نورِ مصطفےٰ کی(4)

خیر! سب کے سب فرشتوں نے اللہ پاک کا حکم مانا اور حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے

---

1 ...تفسیر نعیمی، پارہ:1، سورۃ البقرۃ، زیر آیت:34، جلد:1، صفحہ:288 خلاصۃً۔
2 ...وسائل بخشش، صفحہ:241۔
3 ...تفسیر کبیر، پارہ:3، سورۃ البقرۃ، زیر آیت:253، جلد:2، صفحہ:525۔
4 ...قبالہ بخشش، صفحہ:279۔

سامنے سجدے میں گر گئے۔

اطاعت میں جلدی کا انعام

روایات کے مُطابِق اس وقت سب سے پہلے حضرت اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام نے سجدہ کیا، آپ نے چونکہ اطاعت میں جلدی کی، لہٰذا آپ کو اس کا یہ انعام دیا گیا کہ آپ کی پیشانی مُبارَک پر پُورا قرآن لکھ دیا گیا۔(1)

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** اس میں ہمارے لئے سبق ہے کہ ہمیں بھی اطاعت میں جلدی کرنی چاہیئے! یہ ذہن میں رکھئے! جلد بازی نقصان دہ ہے، **حدیثِ پاک** میں اسے شیطانی کام قرار دیا گیا ہے۔(2) لیکن نیکی کے کام میں کبھی دَیر نہیں لگانی چاہیئے، اگر ہمارے دِل میں نیکی کا خیال آگیا ہے تو اب دَیر نہ لگائیں، جلد از جلد نیکی کر گزریں کہ اللہ پاک کی اطاعت کرنے کا ثواب اپنی جگہ، اس اطاعت میں ذوق و شوق دکھانے، جلدی کرنے کی اپنی ہی برکتیں ہیں۔ **منقول ہے:** ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عنہ غسل خانے میں تھے کہ اپنے کپڑے صدقہ کرنے کا خیال آیا فوراً (پردے کا اہتمام کر کے) باہر تشریف لائے اور کپڑے صدقہ کر دیئے، پھر واپس اندر چلے گئے۔ جب فارِغ ہو کر تشریف لائے تو کسی نے عرض کیا: کپڑے خیرات کرنے کی ایسی بھی جلدی کیا تھی؟ فرمایا: مجھے خوف ہوا کہ شیطان میرے ارادے کو تبدیل نہ کر دے۔(3)

سُبْحٰنَ اللہ! ہمیں بھی اطاعت میں جلدی کرنی چاہیئے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق

---

1 ... تفسیر در منثور، پارہ: 1، سورۃ البقرۃ، زیر آیت: 34، جلد: 1، صفحہ: 123۔
2 ... مسند اسحاق بن راہویہ، صفحہ: 195، حدیث: 487۔
3 ... الزواجر، کتاب الزکاۃ، الکبیرۃ السابعۃ والثامنۃ والعشرون بعد المائۃ، ترک الزکاۃ... الخ، جلد: 1، صفحہ: 336۔

عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

اللہ پاک مزید فرماتا ہے:

اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ ؕ اَبٰی وَ اسۡتَکۡبَرَ ٭ۗ وَ کَانَ مِنَ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۳۴﴾ (پارہ:1، البقرۃ:34)	معرفۃُ القرآن: مگر ابلیس اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور ہو گیا کافروں سے۔

یعنی سب کے سب فرشتوں نے حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کو سجدہ کیا مگر ایک بد بخت تھا، جو فرشتہ نہیں بلکہ جِنّ تھا، فرشتوں کے ساتھ رہتا تھا، کون؟ ابلیس...!! اس نے انکار کیا، حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کے مقابلے میں تکبّر کیا اور کافِروں میں سے ہو گیا۔

توہینِ نبی کا وبال

حضرت کَعْبُ الْاَحْبار رَضِیَ اللہُ عنہ کا بیان ہے کہ ❁ ابلیس 40 ہزار سال تک جنّت کا خزانچی رہا ❁ 80 ہزار سال تک فرشتوں کا ساتھی رہا ❁ 20 ہزار سال تک فرشتوں کو وعظ سناتا رہا ❁ 30 ہزار سال تک مُقَرَّبِین کا سردار رہا ❁ ایک ہزار سال تک رُوحَانِیِّین کی سرداری کے منصب پر رہا ❁ 14 ہزار سال تک عرش کا طواف کرتا رہا ❁ پہلے آسمان میں اس کا نام عابِد ❁ دوسرے آسمان میں زاہِد ❁ تیسرے آسمان میں عارِف ❁ چوتھے آسمان میں وَلِی ❁ پانچویں آسمان میں تَقِی ❁ چھٹے آسمان میں خازِن ❁ اور ساتویں آسمان میں عَزَازِیْل تھا۔ [1] پھر اس بد بخت نے تکبُّر کیا، حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کی توہین کی اور اللہ پاک کی نافرمانی کر کے ابلیس ہو گیا۔

اللہُ اکبر! پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمائیے! ہزاروں سال کی عبادت ایک طرف اور

---

1 ...حاشیہ صاوی، پارہ:1، سورۃ البقرۃ، زیر آیت:34، جلد:1، جز:1، صفحہ:62 خلاصۃً۔

نبی کی توہین والا گُناہ ایک طرف...!!اس ایک نافرمانی نے شیطان کی ساری عبادت کو ضائع کر دیا اور یہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مر دُود ہو گیا۔

شیطان کا دَرْدناک انجام

پیارے اسلامی بھائیو! اس ایک نافرمانی سے شیطان کا جو نقصان ہوا، وہ تو ہو ہی چکا، مزید اس بدبخت کا انجام کتنا دردناک ہو گا، سنیئے! حضرت کعبُ الْاَحْبار رَضِیَ اللہُ عنہ جو بلند رُتبہ تابعی ہیں، آپ کو حافِظُ الْکِتَابَیْن (یعنی قرآن اور تورات دونوں آسمانی کتابوں کا عالِم) کہا جاتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں: جب دُنیا اپنے اِخْتِتام پر ہو گی، صُور پُھونکے جانے کے بالکل قریب ہو گا، اس وقت لوگ بازاروں میں ہوں گے، کچھ آپس میں باتیں کر رہے ہوں گے، کچھ آپس میں جھگڑ رہے ہوں گے، کچھ خریداری میں مَصْرُوف ہوں گے کہ اچانک زور دار دھماکے جیسی آواز آئے گی، اسے سُن کر آدھے لوگ بے ہوش ہو کر گِر جائیں گے، پھر 3 دِن تک انہیں ہوش نہیں آئے گا، باقی آدھے لوگوں کی عقل جواب دے جائے گی اور وہ پاگل ہو کر رہ جائیں گے۔

ابھی لوگ اسی حالت میں ہوں گے کہ زمین و آسمان کے درمیان بجلی گرجنے جیسی زور دار آواز گونجے گی، اس کے ساتھ ہی دُنیا فنا (Destroy) ہو جائے گی۔ یہ وہ وقت ہے جس وقت تک شیطان کو مہلت دی گئی ہے، اب اللہ پاک حضرت مَلَکُ الْمَوْت علیہ السّلام کو حکم دے گا: اے مَلَکُ الْمَوْت! میں نے اگلے پچھلوں کی گنتی کے برابر تمہارے مددگار بنائے، تجھ میں تمام اَہْلِ زمین و اَہْلِ آسمان کی طاقت رکھ دی گئی، آج تمہیں غضب کا لباس پہنایا جا رہا ہے، آج میرے غضب کے ساتھ شیطان (Devil) کے پاس پہنچو اور اسے

موت کا مزہ چکھاؤ اور آج تک جتنے جِنّوں اور انسانوں پر موت کی تکلیفیں طاری ہوئی ہیں، ان سب کی تکلیفوں کے مجموعے سے بھی کئی گُنا زیادہ تکلیف اس مَرْدُود پر طاری کر دو۔

اس کے ساتھ ہی داروغۂِ جہنّم کو جہنّم کے دروازے کھول دینے کا حکم ہو گا، پھر حضرت مَلَكُ الْمَوْت علیہِ السَّلام ایسی خوفناک شکل کے ساتھ شیطان کے پاس آئیں گے کہ اگر آپ کی اس شکل و صُورت کو زمین و آسمان والے دیکھ لیں تو برف کی طرح پگھل جائیں۔ حضرت مَلَكُ الْمَوْت علیہِ السَّلام شیطان کو جِھڑکیں گے، آپ کے جھڑکنے کی آواز ایسی گرجدار (**Roaring**) ہو گی کہ اگر مشرق و مغرب والے اسے سُن لیں تو اُن کی عقل کام کرنا چھوڑ دے۔ یہ ہیبت ناک منظر دیکھ کر شیطان بھاگے گا، حضرت مَلَكُ الْمَوْت علیہِ السَّلام فرمائیں گے: اے خبیث! رُک جا! تُو نے آج تک جتنوں کو گمراہ کر کے جہنّم تک پہنچایا ہے، آج تمہیں ان سب کی تکلیف کے برابر تکلیف میں مبتلا کیا جائے گا۔ تُو نے کتنی لمبی زِندگی پائی، کتنوں کو گمراہ کیا، کتنوں کو جہنّم میں پہنچایا، وہ سب جہنّم میں تیرا اِنتظار کر رہے ہیں، تیری مہلت ختم ہوئی، اب بھاگ! کہاں تک بھاگے گا۔

اس وقت شیطان مردُود کو بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں مِل رہی ہو گی، یہ پاگلوں کی طرح کبھی مشرق (**East**) کی طرف جائے گا، کبھی مغرب (**West**) کی طرف جائے گا، کبھی سمندر (**Ocean**) میں غوطہ لگائے گا مگر جہاں بھی پہنچے گا، حضرت مَلَكُ الموت علیہِ السَّلام اسے سامنے ہی ملیں گے۔ اسی طرح بھاگتے دوڑتے حضرت آدم علیہِ السَّلام کے مِزار پر پہنچے گا اور کہے گا: اے آدَم! تمہاری وجہ سے ہی میں مردُود ہوا، کاش! تُم پیدا ہی نہ ہوئے ہوتے۔

اللہ کی پناہ! کیسا خبیث ہے! ایسی حالت میں بھی اپنے گُناہ کا الزام دوسروں پر ڈال رہا ہو گا۔ خیر! اب یہ بھاگتا دوڑتا اس جگہ آئے گا، جہاں پہلی بار مَردُود ہو کر زمین پر اُترا تھا،

یہاں زمین آگ کی طرح دہک رہی ہو گی، جہنمیوں کو ہانکنے والے فرشتے اسے گھیر لیں گے اور اسے کانٹے دار زنجیروں میں جکڑ دیا جائے گا، اب جب تک اللہ پاک چاہے گا یہ نزع کے دَرْد اور تکلیف میں مبتلا رہے گا، پھر حضرت آدم و حوا علیہما السَّلام کو اُٹھا کر کہا جائے گا: اے آدم! اے حوّا! یہ ہے تمہارا دُشمن...!! دیکھ لو کیسے عذاب میں گرفتار ہے، جب وہ اس بدبخت مردُود کو حالتِ نزع میں تڑپتے، تکلیف کے سبب لوٹ پوٹ ہوتے دیکھیں گے تو کہیں: رَبَّنَا قَدْ اَتْمَمْتَ عَلَیْنَا النِّعْمَةَ اے ہمارے رَبّ! (ہمارے دُشمن کو ایسی سزا دے کر) تُو نے ہم پر اپنی نعمت تمام کر دی۔ آخر شیطان مردُود تڑپ تڑپ کر موت کے گھاٹ اُتر جائے گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! غور فرمایئے! شیطان مردُود کی کیسی مٹی پلید ہو گی، کیسی ہولناک سزاؤں میں مبتلا ہو گا، یہ تو ابھی صِرف نزع کی کیفیت کا بیان ہے، روزِ قیامت جہنّم میں اس مردُود کو جو سزا (***Punishment***) ہو گی، اس کا بیان کون کر سکتا ہے...؟؟ جانتے ہیں اس مردُود کو یہ سزا کیوں ملے گی؟ اس کا ایسا بھیانک انجام (***Tragic End***) کیوں ہو گا؟ اس لئے کہ اس بدبخت نے اللہ پاک کے نبی حضرت آدم علیہ السَّلام کی گستاخی کی، نبی کے مقابلے میں تکبُّر کیا، اللہ پاک کا نافرمان ہوا، اللہ پاک کے حکم کے سامنے اس مردُود نے اپنی عقل دوڑائی، جس کے سبب ذِلّت و رُسوائی اس کا مُقدَّر ہو گئی۔

آدم کو شرف ایسا ملا، آدمی اَشرفِ خلق ہوا | ان کو خلیفہ حق نے کیا، تاجِ کرامت سر پہ رکھا
لَآاِلٰهَ اِلَّا اللہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہ
واسطہ یہ اس نُور کا تھا، حضرتِ انساں قبلہ بنا | سارے فرشتوں نے سجدہ، پیشِ صفی اللہ کیا
لَآاِلٰهَ اِلَّا اللہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہ

---

1 ...تَنْبِيْهُ الْغَافِلِيْن، باب الحکایات، صفحہ: 360 خلاصۃً۔

پاک گروہِ مُقدّس کا، ایک علّامہ مُعَلِّم تھا | قومِ جن سے تھا پیدا، تھا اسے غَرّہ عِبادت کا
لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہ
جب سجدہ کا حکم ہوا، سب نے کِیا اس نے نہ کیا | اور متکبر نے یہ بکا، یہ مٹی میں انگارا
لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہ
اس کو آب و گِل سوجھا، منکر ہو کر شیطان بنا | جن کے سبب وہ حکم ہوا، اس نے وہ نُور نہیں دیکھا
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اٰمَنَّا بِرَسُوْلِ اللہ(1)

وضاحت: اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو بلند مقام عطا فرمایا، آپ اور آپ کی اَوْلاد کو اَشْرَفُ المخلوقات (یعنی ساری مخلوق میں زیادہ عزّت والا) بنایا، آپ کو اپنا خلیفہ کیا، یہ ساری عِنایات اس نُورِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے تھیں، جو اللہ پاک نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پیشانی میں رکھا تھا، اسی نُور کی بَرَکت تھی کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو تمام فرشتوں نے سجدہ کیا، فرشتوں کی اس پاک جماعت میں شیطان بھی تھا، اسے اپنی عبادت پر غرور تھا، جب حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدے کا حکم ہوا تو سب فرشتوں نے سجدہ کیا، شیطان نے نہ کیا، اس بدبخت نے تکبّر کیا، بولا: میں آگ سے بنا ہوں، آدم کو مٹی سے بنایا گیا ہے۔ یہ بدبخت شیطان عقل کا اندھا تھا، اسے یہ تو نظر آیا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا جسم پاک مٹی سے بنایا گیا ہے مگر یہ دِکھائی نہ دیا کہ ان کی پیشانی میں نُورِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم روشن ہے۔

اللہ پاک ہمیں غرور و تکبر سے محفوظ فرمائے، ہمیشہ نیک لوگوں کا، نبیوں، ولیوں کا بااَدب رکھے۔ آمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(1)...سامانِ بخشش، صفحہ: 44-45۔

شیطان اور اس کی باطنی بیماریاں

پیارے اسلامی بھائیو! اب یہاں ایک بہت بنیادی سا سُوال ہے، جو شاید ہمارے ذِہنوں میں بھی اُٹھتا ہو گا کہ شیطان آخر کیوں مردُود ہو گیا، کیوں نافرمانی میں پڑ گیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اسے اس کے نفس نے دھوکے میں ڈالا، یہ بدبخت 3 باطنی بیماریوں کا شِکار تھا۔

(1): حسد

اس کی پہلی باطنی بیماری ہے: حسد۔ یعنی اللہ پاک کی تقسیم پر راضِی نہ ہونا، کسی کے پاس نعمت دیکھ کر جلنا، اس سے وہ نعمت چھن جانے کی تمنّا کرنا۔[1] شیطان بدبخت کو اس بات پر حَسَد تھا کہ آخِر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلام کو ہی کیوں خلیفہ بنایا جارہا ہے۔ اس کا یہی حسد اسے لے ڈُوبا اور یہ بدبخت نافرمانی کر کے مردُود ہو گیا۔[2]

حسد شیطانی مرض ہے

پیارے اسلامی بھائیو! یہاں سے اندازہ لگائیے! کہ حسد کتنی بُری بیماری ہے: **حدیثِ پاک** میں ہے: حَسَد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے، جیسے آگ سوکھی لکڑی کو جلا دیتی ہے۔[3]

اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظُ! ہمیں حسد سے بچنا چاہئے اور اس بُری بیماری سے پناہ بھی مانگنی چاہئے! اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں حَسَد کرنے والے سے پناہ مانگنے کا حکم دیا، ارشاد ہوتا ہے:

وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۠ ﴿۵﴾ (پارہ:30، الفلق:5)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

1 ...حدیقۃ الندیۃ، الباب الثانی، الخلق الخامس عشر الحسد، المبحث الاول، جلد:3، صفحہ:34 ملتقطاً۔
2 ...احیاء العلوم الدین، کتاب ذم الغضب والحقد والحسد، القول فی ذم الحسد...الخ، جلد:3، صفحہ:242 خلاصۃً۔
3 ...ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب الحسد، صفحہ:683، حدیث:4210۔

اللہُ اکبر! پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے! حَسَد کتنا بڑا فتنہ اور کتنا بڑا شَر ہے کہ رَبِّ کائنات نے حَسَد کرنے والے کو شیطان کے ساتھ مِلایا اور حکم دیا کہ ان سب سے پناہ مانگو![1]

امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: ❁ حَسَد بے چینی اور بے مقصد غم و فِکر میں مبتلا کرتا ہے ❁ حَسَد کی وجہ سے انسان ذِلّت و محرومی کی لعنت میں گرفتار ہو جاتا ہے اور ❁ حَسَد کی ایک بڑی تباہ کاری یہ ہے کہ حَسَد دِل کو اندھا کر دیتا ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک کے اَحکام سننے اور سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔[2]

شیطان کے اَنجام سے عبرت پکڑو

حضرتِ علامہ عبدُ الوہاب شَعرانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: کہ جسے اللہ پاک نے تجھ پر برتری دی ہے اس سے حَسَد کرنے سے پرہیز کر! ورنہ تجھے اللہ پاک اس طرح مَسخ کر دے گا (یعنی تمہاری فطرت کو یُوں بگاڑ دیا جائے گا) جس طرح اس نے اِبلیس کو فرشتوں والی صُورت سے صورتِ شیطانی میں مَسخ (تبدیل) کر دیا۔[3]

ایمان کی دولت چھن جانے کا خطرہ

اللہ پاک کے پیارے حبیب، طبیبوں کے طبیب صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے: تم میں پچھلی اُمّتوں کی بیماری حَسَد اور بُغض سرایت کر گئی، یہ مونڈ دینے والی ہے، میں نہیں کہتا کہ بال مونڈتی ہے لیکن یہ دین کو مونڈ دیتی ہے۔[4]

---

1 ... منہاج العابدین، صفحہ: 163 بتغیر قلیل۔

2 ... منہاج العابدین، صفحہ: 164 بتغیر قلیل۔

3 ... طبقات الکبریٰ للشعرانی، و منہم الاستاذ سیدی علی ولدہ رَضِیَ اللہُ عنہ، صفحہ: 349۔

4 ... ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع، صفحہ: 593، حدیث: 2510۔

مشہور مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اِس **حدیثِ پاک** کے تحت فرماتے ہیں: اس طرح کہ دین و ایمان کو جڑ سے خَتم کر دیتی ہے کبھی انسان بُغض و حَسَد میں اسلام ہی چھوڑ دیتا ہے شیطان بھی انہیں 2 بیماریوں کا مارا ہوا ہے۔[1]

حسد کرنے والے کا بُرا خاتمہ

حضرت فُضَیل بن عیاض رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ اپنے ایک شاگرد کے نَزع کے وَقت تشریف لائے اور اُس کے پاس بیٹھ کر سورۂ یٰس شریف پڑھنے لگے۔ تو اُس شاگرد نے کہا: سورۂ یٰس پڑھنا بند کر دو۔ پھر آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے اسے کلمہ شریف کی تلقین فرمائی۔ وہ بولا: میں ہر گز یہ کلمہ نہیں پڑھوں گا میں اِس سے بَیزار ہوں۔ بس انہیں الفاظ پر اُس کی موت واقع ہو گئی۔ حضرت فُضَیل رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ کو اپنے شاگرد کے بُرے خاتِمے کا سخت صدمہ ہوا۔ 40 روز تک اپنے گھر میں بیٹھے روتے رہے۔ 40 دن کے بعد آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے خواب میں دیکھا کہ فِرِشتے اُس شاگرد کو جہنَّم میں گھسیٹ رہے ہیں۔ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ نے فرمایا: کس سبب سے تیری مَعرِفت چھین لی گئی؟ اُس نے جواب دیا: 3 عیبوں کے سبب: **(1):** چُغلی کہ میں اپنے ساتھیوں کو کچھ بتاتا تھا اور آپ کو کچھ اور **(2):** حَسَد کہ میں اپنے ساتھیوں سے حَسَد کرتا تھا **(3):** شراب نَوشی کہ ایک بیماری سے شِفا پانے کی غَرَض سے طبیب (**Doctor**) کے مشورے پر ہر سال شراب کا ایک گلاس پیتا تھا۔[2]

مجھے دیدے ایمان پر اِستقامت	پئے سیِّدِ مُحتَشَم یاالٰہی
خدایا بُرے خاتِمے سے بچانا	پڑھوں کلمہ جب نکلے دم یاالٰہی

---

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 6، صفحہ: 615۔

2 ...منہاج العابدین، العقبۃ الخامسہ عقبۃ البواعث، اصول سلوک...الخ، الاصل الثالث، صفحہ: 324۔

(2): تکبر

پیارے اسلامی بھائیو! دوسری باطنی بیماری جس کا شیطان شِکار ہوا اور ہمیشہ کے لئے مردُود ہو گیا، وہ تکبّر ہے۔ جی ہاں! یہ تکبّر ہی تھا، جس کے سبب شیطان نے حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کو سجدہ نہ کیا اور مردُود ہو گیا۔[1] چنانچہ قرآنِ کریم میں ہے: جب اللہ پاک نے اس سے پوچھا کہ آخر تم نے حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کو سجدہ کیوں نہ کیا تو یہ بدبخت پُوری ڈِھٹائی سے بولا:

اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡهُ ۚ خَلَقۡتَنِیۡ مِنۡ نَّارٍ وَّ خَلَقۡتَهٗ مِنۡ طِیۡنٍ ﴿۱۲﴾ (پارہ:8، الاعراف:12)

ترجمہ کنزُالعِرفان: میں اس سے بہتر ہوں۔ تُو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا۔

اللہ اکبر! اس بدبخت کی جہالت دیکھئے! آگ مٹی سے اَفضل نہیں ہوتی مگر یہ بدبخت جاہِل نافرمان تھا، اس نے خُود کو حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام سے بہتر سمجھا اور اسی تکبّر کے سبب مردُود ہو گیا۔

کوئی حد ہے اس تکبّر کی

روایات میں ہے: ایک مرتبہ شیطان حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام کی خِدمت میں حاضِر ہوا اور عرض کیا: اے موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام آپ کلیمُ اللہ ہیں۔ آپ کو اللہ پاک سے کلام کرنے کا شرف ملتا ہے، اللہ پاک کی بارگاہ میں سفارش کر دیجئے کہ میری خطا بخش دی جائے۔ حضرت موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام نے اس مردُود کی درخواست قبول کر لی۔ جب آپ کو اللہ پاک کے ساتھ کلام کا شرف مِلا تو آپ نے شیطان کی درخواست بھی پیش کر دی۔ اللہ پاک نے فرمایا: اے موسیٰ عَلَیۡہِ السَّلَام! شیطان سے کہئے کہ وہ حضرت آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کی قبر کو تعظیمی سجدہ

---

1 ...تاریخ دمشق، حرف القاف، ذکر من اسمہ قابیل، جلد:49، صفحہ:40۔

کر لے تو اس کی توبہ قبول کر لی جائے گی۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلام نے شیطان تک یہ پیغام پہنچایا تو وہ مردُود تکبّر کے نشے میں بپھر کر بولا: میں نے آدم ہی کو سجدہ نہ کیا تو اب اُن کی قبر کو کیسے سجدہ کر سکتا ہوں؟ مجھے یہ ہر گز قبول نہیں ہے۔[1]

اللہ! اللہ! پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ کیجئے! کوئی حد ہے اس بدبخت کے تکبّر کی...!! اللہ پاک ہمیں اس شیطانی بیماری سے محفوظ فرمائے۔ کبھی بھی کسی سے بھی تکبّر مت کیجئے! کسی کو بھی خُود سے گھٹیا مت سمجھئے! کیونکہ یہ باطنی بیماری دِل کو اندھا کر دیتی ہے۔

دِل پر مہر لگنے کا ایک سبب

اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ (پارہ:24، المؤمن:35)	ترجمہ کنزُالعرفان: اللہ ہر مُتَکَبِّر سرکش کے دل پر اسی طرح مہر لگا دیتا ہے۔

معلوم ہوا؛ تکبر دِل پر مُہر لگنے کا سبب ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بندہ تکبّر سے ہمیشہ بچتا رہے، عاجزی کا پیکر بنے، **حدیثِ پاک** میں ہے: **مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ** یعنی جو اللہ پاک کے لئے عاجزی کرتا ہے، اللہ پاک اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔[2]

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے | کہ دانہ خاک میں مل کر گلِ گلزار ہوتا ہے

تکبر کے سبب نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں

روایت ہے: بنی اسرائیل میں 2 شخص تھے، ایک بہت عبادت گزار تھا، دوسرا بہت

---

1 ... تفسیر درمنثور، پارہ:1، سورۃ البقرۃ، زیر آیت:34، جلد:1، صفحہ:125۔
2 ... معجم اوسط، جلد:3، صفحہ:382، حدیث:4894۔

ہی گنہگار تھا۔ لوگ عبادت گزار کو عَابِدُ بَنِیْ اِسْرَائِیْل (یعنی بنی اسرائیل کا عبادت گزار) کہتے تھے اور جو گنہگار تھا، اسے خَلِیْعُ بَنِیْ اِسْرَائِیْل (یعنی بنی اسرائیل کا آوارہ و بے حیا شخص) کہہ کر پُکارا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ یہ گنہگار اس عبادت گزار کے قریب سے گزرا، دیکھا کہ بادَل نے عبادت گزار کے سر پر سایہ کر رکھا ہے۔ یہ منظر دیکھ کر گنہگار نے سوچا: میں انتہائی گنہگار...!! یہ اتنے بڑے عبادت گزار! اگر میں ان کے پاس بیٹھ جاؤں تو کیا خبر! اسی کی بَرَکت سے اللہ پاک مجھ پر رحم فرما دے۔ یہ سوچ کر وہ گنہگار شخص اس عبادت گزار کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔

اُدھر وہ عِبَادت گزار (جو شاید شیطانی چالوں اور باطنی بیماریوں کا عِلْم نہیں رکھتا تھا)، اس نے منفی سوچا اور دِل ہی دِل میں کہا: کہاں مجھ جیسا عبادت گزار اور کہاں یہ پرلے درجے کا گنہگار! یہ میرے پاس کیسے بیٹھ سکتا ہے...!! یہ سوچ کر اس نے بڑی حقارت سے اس گنہگار کو اپنے پاس سے اُٹھا دیا۔ اس پر اللہ پاک نے اس وقت کے نبی عَلَیْہِ السَّلَام پر وحی بھیجی اور فرمایا: ان دونوں سے فرمایئے کہ اپنے اَعْمال نئے سرے سے شروع کریں، میں نے اس گنہگار کو (اس کے حُسْنِ ظَنّ یعنی اچھی اور مثبت سوچ کے سبب) بخش دیا اور عبادت گزار کے اَعْمال ضائع کر دیئے! ایک روایت میں ہے کہ وہ بادَل جو عبادت گزار کے سر پر سایہ کئے ہوئے تھا، اسی وقت عبادت گزار سے ہٹ کر گنہگار کے سَر پر آ گیا۔[1]

اِلٰہی میں تیری عطا مانگتا ہوں	کرم مغفرت کی دُعا مانگتا ہوں
اِلٰہی نہیں چاہئے تختِ شاہی	فقط تیری رحمت خُدا! مانگتا ہوں

[1] ...مکاشفۃ القلوب، باب فی بیان ذم الکبر، صفحہ: 305۔

بچانا بُرے خاتمے سے بچانا	میں ایمان پر خاتمہ مانگتا ہوں[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3): سرکشی اور باغی طبیعت

پیارے اسلامی بھائیو! تیسری باطنی بیماری جو شیطان کی ہلاکت کا سبب بنی، وہ ہے: **تَمَرُّدْ یعنی سرکشی۔** یہ بدبخت عبادت گزار تو تھا مگر اس کے اندر سرکشی کا جذبہ موجود تھا، اس کی طبیعت باغیانہ تھی، اس کی اسی باطنی بیماری نے اسے رُسوا کیا، اسی کے سبب اس نے اللہ پاک کے حُضُور زبان درازی کی جرأت کی اور اپنے بلند ترین مقام سے گِر کر مردُود ہو گیا۔

شیطان کی سرکشی کا پہلا اِظْہار

روایات میں ہے جب رَبِّ کائنات نے اپنے دَسْتِ قُدْرت سے حضرت آدم علیہ السّلام کا جَسَدِ خاکی (یعنی مٹی کا جسم مُبارک) بنایا، ابھی اس میں رُوح نہ ڈالی تھی، ایک عرصہ تک یہ جسمِ مُبارَک یونہی رہا، فرشتوں نے ایسی صُورت کبھی نہیں دیکھی تھی، فرشتے تعجب سے جسمِ خاکی کے آس پاس جاتے، اسے دیکھتے اور اس کی خوبصورتی سے حیران ہوا کرتے تھے، اِبْلیس (یعنی شیطان) جو اس وقت فرشتوں کے ساتھ رہتا تھا، یہ بھی ایک روز حضرت آدم علیہ السّلام کے جسمِ خاکی کو دیکھنے آیا اور اس کے گِردْ چکّر لگا کر بولا: اے فرشتو! (یہ ہے وہ جسے اللہ پاک نے زمین پر اپنا خلیفہ بنایا ہے)، تم اس سے تعجب کرتے ہو؟ یہ تو اندر سے ایک خالی جسم ہے، اس میں جگہ جگہ سوراخ ہیں، اس خالی جسم سے کچھ نہ ہو سکے گا۔ پھر اس بدبخت نے کہا کہ اگر اسے خلیفہ بنایا گیا تو میں ہرگز اس کی خِلافت کو تسلیم نہیں کروں گا۔[2]

---

1 ...وسائل فردوس، صفحہ: 1-3۔

2 ...تاریخ طبری، تاریخ ما قبل الھجرۃ، القول فی خلق آدم علیہ، جلد: 1، صفحہ: 64 خلاصۃً۔

یہ ہے شیطان کی چھپی ہوئی سرکشی...!!یہ مردُود باغی طبیعت رکھتا تھا، اس لئے ہمیں چاہئے کہ اس باطنی بیماری سے بھی خُود کو بچائیں...!!بد قسمتی سے آج کل سوشل میڈیا کا استعمال بڑھ رہا ہے، مغربی سوچ اور فِکْر تیزی کے ساتھ ہمارے معاشرے میں سرایت کرتی جارہی ہے، جس کے سبب ہمارے معاشرے میں اور بالخصوص نوجوان نسل میں باغی طبیعت پیدا ہورہی ہے، ایک وہ وقت تھا کہ اللہ و رسول کے فرمان کو حرفِ آخر سمجھا جاتا تھا مگر اب مسلمانوں میں ایسے بھی پیدا ہوگئے ہیں جو اللہ و رسول کے فرمان پر سُوالات اُٹھاتے ہیں ❁ اسلام نے نماز کا حکم کیوں دیا ہے؟ ❁ سُود کو حرام کیوں کیا گیا ہے؟ ❁ روزے سے کیا ہوتا ہے؟ ❁ زکوٰۃ اور ٹیکس میں کیا فرق ہے؟ ❁ عورت کو وراثت میں نصف حصّہ کیوں ملتا ہے؟ ❁ پردے کا حکم کیوں دیا گیا ہے؟ ❁ بلکہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ اب ایک مسلمان معاشرے میں **میرا جسم میری مرضی** کا نعرہ تک لگایا جاتا ہے۔

یہ کیسی سرکشی ہے۔ کتنی بڑی جُرأت ہے۔ اللہ و رسول کے فرمان پر سُوال اُٹھانا، قرآن و حدیث کے احکامات کو اپنی ناقص عقل پر تولنا کہاں کی مسلمانی ہے...!! **مسلمان کا تو معنٰی ہی سر جھکانے والا ہے۔** جو اللہ و رسول کے فرمان پر بھی سر نہ جھکائے، پھر وہ کہاں سر جھکائے گا...؟ کیا مَعَاذَ اللہ! شیطان کے پیچھے چلیں گے...؟ **سرکشی شیطان ہی کا وَصْف ہے** اور جو سرکشی کرتا ہے، وہ اسی کی برادری ہے۔ ہم اَلحمدللہ! مسلمان ہیں، شیطان ہمارا کھلا دُشمن ہے، ہمیں ہرگز زیب نہیں دیتا کہ اس جیسا وَصْف اپنائیں۔ اس لئے ہمیں ہر لمحہ، ہر وقت، ہر حال میں اللہ و رسول کے فرمان پر سر جھکانا ہے، چاہے وہ فرمان ہماری عقل میں آئے یا نہ آئے ہم نے لبّیک ہی کہنا ہے۔ سیِّدُ الْمُبَلِّغِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَ

سَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں سرکشی کرے گا اللہ پاک قیامت کے دن اسے ذلیل کر دے گا اور جو دنیا میں عاجزی اختیار کرے گا اللہ پاک قیامت کے دن اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجے گا جو اس سے کہے گا: اے نیک بندے! اللہ پاک فرماتا ہے کہ میرے قرب میں آجا کہ تو ان لوگوں میں سے ہے جن پر آج نہ کوئی خوف ہے اور نہ کچھ غم۔ (1)

اللہ پاک ہمیں ان تمام باطنی بیماریوں سے محفوظ فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّم۔

بیان کا خُلاصہ

خُلاصۂ کلام یہ کہ شیطان بدبخت مرْدُود ہونے سے پہلے بہت عبادت گزار تھا لیکن یہ بدبخت 3 باطنی بیماریوں کا شکار تھا: (1): حسد (2): تکبّر (3): سرکشی۔ انہی 3 باطنی بیماریوں کے سبب اس بدبخت نے نافرمانی کی، اللہ پاک کے نبی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی توہین کر کے کفر میں مبتلا ہوا اور انہی 3 باطنی بیماریوں کے سبب یہ بدانجام قرب کی منزل سے دھتکار دیا گیا۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ان تینوں باطنی بیماریوں سے ہمیشہ بچتے رہیں ❁ ہم نے کسی سے حسد نہیں کرنا، اللہ پاک نے جسے جو نعمت، جو مقام و مرتبہ عطا کیا ہے، اس سے جلنا نہیں ہے، ہمیشہ اللہ پاک کی تقسیم پر راضی رہنا ہے ❁ کسی کو بھی گھٹیا نہیں سمجھنا، خُود کو اچھا خیال نہیں کرنا بلکہ ہمیشہ عاجزی کا پیکر بن کر رہنا ہے اور ❁ ہر گز ہر گز سرکشی نہیں کرنی، اللہ و رسول کے مقابلے میں کبھی بھی بغاوت پر نہیں اُترنا، جو کچھ اللہ و رسول نے فرما دیا، ہمارے لئے حرفِ آخر ہے۔ وہ بات ہماری چھوٹی عقل میں آئے یا نہ آئے، ہم نے اس پر

---

(1)... تاریخ دمشق، رقم: 6849، محمد بن عمر بن محمد بن سلام، جلد: 54، صفحہ: 431۔

www.dawateislami.net

سر جھکانا اور اس پر عمل ہی کرنا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے اور شیطانی اَوصاف سے دُور رہنا نصیب کرے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

مَعْرِفَۃُ الْقُرآن موبائل ایپلی کیشن کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! عاشقانِ رسول کی دینی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے **I.T** ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت ہی پیاری موبائل ایپلی کیشن بنام مَعْرِفَۃُ الْقُرآن جاری کی ہے۔ آپ اس ایپلی کیشن کے ذریعے ❁ قرآن پاک کا لفظی اور بامُحاوَرہ ترجمہ پڑھ سکتے ہیں ❁ اس ایپلی کیشن میں آیات کے عنوانات بھی دیئے گئے ہیں، جس کی مدد سے اپنے موضوع کے مطابق قرآنی آیات دیکھی اور تلاش کی جاسکتی ہیں۔ خصوصاً مبلغ اسلامی بھائی اس آپشن سے بہت مدد لے سکتے ہیں ❁ ایپلی کیشن میں سرچ کا آپشن بھی دیا گیا ہے، جس کی مدد سے آیات تلاش کرنے میں سہولت ملتی ہے ❁ موضوعات کو پن پوائنٹ کرنے کا بھی آپشن دیا گیا ہے۔ آپ بھی یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے! خود بھی فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیجئے!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

موزوں پر مسح کا طریقہ

سردی کا موسم ہے، الحمد للہ! ہمارے پیارے دِین نے ہمیں آسانی دی کہ موزوں پر مسح کو جائِز رکھا ہے۔ ایسے موزے جن پر مسح کرنا جائِز ہے (یعنی وہ چمڑے کے ہوں یا کسی موٹی چیز کے جس میں پانی نہ جائے، ٹخنوں کو ڈھانپے ہوں)، صِرف وُضو کے وقت ایسے موزے

اُتارنا ضروری نہیں، ان کے اُوپر ہی مسح کر سکتے ہیں، البتہ غسل کے لئے موزے اُتار کر پاؤں دھونے ہوں گے۔ موزوں پر مسح کا طریقہ بھی سُن لیجئے! سیدھے ہاتھ کی 3 انگلیاں سیدھے پاؤں کی پشت پر رکھئے اور 3 اُنگل کے برابر پنڈلی کی طرف کھینچ لیجئے! اسی طرح اُلٹے ہاتھ کی 3 انگلیاں، الٹے پاؤں کی پشت پر رکھ کر 3 اُنگل کے برابر کھینچ لیجئے! اور سُنّت یہ ہے کہ انگلیاں کھینچ کر پنڈلی تک لے جائے۔ مسح کے لئے انگلیوں کا تَر ہونا ضروری ہے۔ سَر کا مسح کرنے کے بعد ہاتھوں میں جو تَرِی رہ گئی، وہ کافِی نہیں، موزوں پر مسح کے لئے نئے پانی سے دوبارہ ہاتھ تَر کرنے ہوں گے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کی بَرَکات (وظیفہ)

یَا قَیُّوْمُ

جو کوئی صبح کے وقت کثرت کے ساتھ یَا قَیُّوْمُ پڑھے گا، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! لوگ اس کو دوست رکھیں گے۔[2] اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

---

1 ... بہارِ شریعت، جلد: 1، صفحہ: 366 ملتقطًا، حصہ: 2۔

2 ... مدنی پنج سورہ، صفحہ: 254۔